بسم اللہ الرحمن الرحیم

غسل خانے میں دعائیں پڑھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غسل خانے میں ذکر کا کیا حکم ہے؟

جواب

ہمارے ہاں عموماً غسل خانہ اور ٹوائلٹ اکٹھا ہوتا ہے اور ان کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ اس انداز میں نہیں ہوتی کہ دونوں کو الگ الگ شمار کیا جائے، لہٰذا ایسا غسل خانہ ہونے کی صورت میں وہاں کوئی ذکر کرنا یا دعا پڑھنا، مکروہ وممنوع ہے، کیونکہ اس حالت میں انسان کا ستر کھلا ہوتا ہے اور ستر کھلا ہونے کی صورت میں کلام کرنا منع ہے، اسی طرح وہ گندگی وغلاظت کی جگہ ہے، جبکہ ایسی جگہ پر ذکر وغیرہ کرنا منع ہے۔

البتہ اگر غسل خانہ ٹوائلٹ سے الگ ہو، انسان کا ستر کھلا ہوا نہ ہو اور نہ ہی وہاں کوئی نجاست ہو، تو ایسی صورت میں وہاں دعا وغیرہ پڑھی جا سکتی ہے، کیونکہ بیت الخلاء میں دعا وغیرہ پڑھنا بے ستری یا نجاست کا محل ہونے کی وجہ سے منع ہوتا ہے، جبکہ اس صورت میں دونوں باتیں مفقود ہیں، لہٰذا ایسی صورت میں دعا وغیرہ پڑھی جا سکتی ہے۔

چنانچہ گندگی وغلاظت کی جگہ اور ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام اور دعا پڑھنے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "قال الشرنبلالي: يستحب أن لا يتكلم بكلام مطلقا، أما كلام الناس فلكراهته حال الكشف، وأما الدعاء فلأنه في مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال" ترجمہ: علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ (غسل کے دوران) مطلقاً کوئی کلام نہ کیا جائے، بہر حال لوگوں سے کلام کی کراہت ستر کھلا ہونے کی وجہ سے ہے اور دعا پڑھنے کی کراہت اس لیے کہ وہ مستعمل پانی کے گرنے اور گندگی وغلاظت کی جگہ ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد 1، صفحہ 156، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

فتاویٰ عالَم گیری میں ہے: "لا يتكلم ولا يذكر الله تعالى۔" ترجمہ: اور بیت الخلاء میں کلام نہ کرے اور نہ ہی وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، صفحہ 50، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 2، صفحہ 409، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے پڑھی جانے والی دعا کے متعلق مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں : یہ دعا پاخانے میں داخل ہونے سے پہلے پڑھ لی جائے، **کیونکہ گندی جگہ پر اللہ کا ذکر ممنوع ہے اور ننگے ہو کر تو بات کرنا ہی منع ہے۔** (مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 243، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

البتہ غسل خانہ میں ٹوائلٹ نہ ہو، یعنی وہ محلِ نجاست نہ ہو اور ستر کھلا ہوا نہ ہو، تو دعا پڑھ سکتے ہیں، چنانچہ "تنویر الابصار والدر المختار" میں ہے : "الوارد عنه عليه الصلاة والسلام باسم الله العظيم، والحمد لله على دين الاسلام» (قبل الاستنجاء وبعده) إلا حال انكشاف وفي محل نجاسة فيسمي بقلبه" ترجمہ : نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے استنجاء سے پہلے اور بعد میں "باسم اللہ العظیم، والحمد للہ علی دین الاسلام" پڑھنا وارد ہے، مگر جب ستر کھولا ہوا ہو یا کوئی محلِ نجاست میں ہو، تو وہ دل میں ہی پڑھے گا۔

اس کے تحت "رد المحتار" میں ہے : "الظاهر أن المراد أنه يسمي قبل رفع ثيابه إن كان في غير المكان المعد لقضاء الحاجة" ترجمہ : اس سے مرادِ ظاہری یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ پر نہ ہو کہ جس کو قضائے حاجت کے لئے بنایا گیا ہے، تو وہ کپڑے اتارنے سے پہلے دعا پڑھے گا (یعنی ایسی حالت میں دعا پڑھنے میں کوئی حرج نہیں)۔ (رد المحتار علی الدر المختار و تنویر الابصار، جلد 1، صفحہ 109، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر : FatwaQA-081

تاریخ اجراء : 05 ربیع الآخر 1448ھ/18 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net